روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۵ صفر ۱۴۱۱ ھ | ۱۶ تبوک ہش - ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۶۰

دعوت الی اللہ کے مواقع

"ہر احمدی کے ارد گرد اس کی دعوت الی اللہ کے مواقع موجود ہیں۔ صرف آنکھیں کھولنے اور دعوت الی اللہ کی طلب اور تڑپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
خطبہ فرمودہ ۲۲۔ جون ۱۹۹۰ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو قہرِ الٰہی کو کوئی روک نہیں سکتا وہ سخت چیز ہے۔ خبیث قوموں پر جب نازل ہوا ہے تو وہ تباہ ہو گئی ہیں۔ اس قہر سے ہمیشہ کامل ایمان بچا سکتا ہے۔ ناقص ایمان بچا نہیں سکتا۔ بلکہ کامل ایمان ہو تو دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں ۔۔۔۔۔ پس ایسے وقت میں کہ آفت نازل ہو رہی ہے ایک تو یہ چاہیئے کہ دعائیں کرتے رہیں۔ دوسرے صغائر کبائر سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہیں۔ تدبیروں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ گناہ کا زہر بڑا خطرناک ہے اس کا مزہ اسی دنیا میں چکھنا پڑتا ہے۔ گناہ دو طرح پر ہوتے ہیں۔ ایک گناہ غفلت سے ہوتے ہیں جو شباب میں ہو جاتے ہیں دوسرے بیداری کے وقت میں ہوتے ہیں۔ جب انسان پختہ عمر کا ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں جب گناہوں سے راضی نہیں ہوگا اور ہر وقت استغاثہ کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سکینت نازل کرے گا اور گناہوں سے بچائے گا۔

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالےٰ ہی کا فضل درکار ہے ۔۔۔۔ جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ تو قادر اور کریم ہے۔ جب یہ اڑ کر دعا کرتا ہے تو پا لیتا ہے۔ کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۴-۳۸۵)

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کیلئے آتی ہیں

(ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ کسی دنیوی نعمت کے بدلے خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑے۔ کیسا ہی احمق ہے وہ شخص جو ایک عمدہ چشمے کو چھوڑ کر ایک پانی کا گلاس پسند کرتا ہے۔ جو نعمتیں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں ان کو اگر خیال کرے تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ کیونکہ اصل پہنچانے والا وہی ہے۔ اور اسی سے تمام نعمتیں مل سکتی ہیں۔ اس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہونگی۔ انسان کے خزانے ختم ہونے والے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے پانی کو ہی دیکھ لو کہ کروڑہا کروڑ سالوں سے تمام مخلوق اسے پی رہی ہے۔ لیکن وہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہوا کو سانس لے لے کر گندہ کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز نئی اور مصفا ہوا بھیج دیتا ہے۔ ایسے ہی غلے۔ پھر جمادات۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ سکہ وغیرہ تمام دھاتیں۔ ان کی کانیں ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں۔ ایک کان ختم ہوتی ہے جھٹ ایک اور مل جاتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ جیسے وہ ذات خود غیر محدود ہے ویسے ہی اس کی نعمتیں غیر محدود ہیں۔ بعض لوگ ان دنیاوی نعمتوں میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر بیٹھتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کے لئے آتی ہیں۔ ہم سے پہلے ہزاروں طاقت ور قومیں گزر چکی ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے بڑی بڑی نعمتیں دیں مگر نافرمانی کی وجہ سے وہ نعمتیں ان سے چھینی گئیں اور انہیں ہلاک کر دیا گیا"۔

(الفضل ۲۵۔ جون ۱۹۱۴ء)

اعلان نکاح

○ عزیزہ فرحانہ سعید بنت مکرم ملک سعید احمد صاحب اعوان دارالبرکات ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم رضوان رشید چوہدری ابن مکرم رشید احمد صاحب چوہدری آف کینیڈا بعوض حق مہر چھ ہزار کینیڈین ڈالرز مورخہ ۷۔ ستمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بیت المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ عزیزہ فرحانہ سعید محترم ملک شرافت احمد صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار وکارکن وقف جدید ربوہ) کی پوتی اور محترم حکیم محمد صدیق صاحب (دواخانہ طب جدید ربوہ) کی نواسی ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔

افسوسناک حادثہ

مورخہ چھ ستمبر بروز جمعرات دارالنصر غربی ربوہ کے دو نوجوان عزیزم محمد رضوان خان ابن مکرم محمد عثمان خان صاحب اور میاں سجاد احمد ابن مکرم میاں محمد صدیق صاحب ایک افسوسناک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ یہ دونوں عزیز احمد نگر سے موٹر سائیکل میں پٹرول ڈلوا کر واپس آ رہے تھے کہ سڑک پر ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ محمد رضوان موقعہ پر ہی وفات پا گئے اور میاں سجاد احمد نے زخموں کی تاب نہ لا کر ہسپتال میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔
اگلے روز نماز فجر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین عمل میں آئی۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں عزیزوں کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے سوگوار والدین اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم ڈاکٹر ظفر اللہ خان صاحب (پی ایچ ڈی) السر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ کامل صحت یابی کیلئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۶ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۱۶ ستمبر ۱۹۹۰ء

خصوصی دعاؤں کی ضرورت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کو اپنا روحانی ہتھیار قرار دیا ہے۔ ہر کام میں انسانی کوشش لازم ہونے کے باوجود دعا کے عنصر کو نہ الگ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کے بغیر بہتر نتائج کی امید کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ احمدیہ جماعت ہر گام پر دعا کرتی ہے اور دعاؤں میں انہماک ہی کو نتیجہ خیز مانتی بھی ہے اور جانتی بھی ہے۔ اور دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ قلیل عرصہ میں احمدیہ جماعت نے جو ترقی دنیا بھر میں کی ہے وہ صرف اور صرف انسانی کوششوں کا نتیجہ کبھی نہیں ہو سکتی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس فضل کو جذب کرنے کے لئے دعا سب سے زیادہ کام آتی ہے۔

حالیہ خطبوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہر گام پر آپ کی مدد فرمائے اور کامیابیوں سے نوازے) نے جماعت کو عالم اسلام کے لئے دعا میں انہماک کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں عالم اسلام گذشتہ کئی سالوں سے انتہائی بحران میں ہے۔ عراق اور ایران جنگ کے سایوں نے آٹھ سال تک ہر حساس دل کو پریشان کئے رکھا۔ اس میں کچھ بہتری پیدا ہوئی تو عراق اور کویت کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ اور یہ مسئلہ دیکھتے ہی دیکھتے اتنا گمبھیر ہو گیا کہ اس کے نتائج کا خیال کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ غیر اسلامی دنیا نے اس معاملہ میں اس طرح دخل دینا اپنا مطمح نظر بنا لیا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک اس کے سلجھنے کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اس معاملہ کو سلجھانے کیلئے بہت سی تدابیر سامنے لائی گئیں اور بہت سے لوگوں نے بہت کچھ کہا لیکن ایک بات جس کا کسی نے ذکر نہیں کیا وہ دعا ہے۔ یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے تو سب نے کہا ہے لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ دعا بھی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضور انور نے جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ اس گمبھیر مسئلہ کیلئے دعاؤں میں منہمک ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کریں کہ وہ عالم اسلام کو غیروں کے تسلط سے بچا لے۔ انہیں قرآنی تعلیم کے مطابق خود ہی فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔

مسئلہ ساری دنیا کے لئے گمبھیر ہے۔ دعاؤں کی خصوصی ضرورت ہے۔ کوئی دعا کرے نہ کرے احمدیہ جماعت کے تمام افراد تو ضرور دعا کریں گے۔ اور بہتری کی امید رکھیں گے۔

ہر ملاقات کے موقعہ پہ گماں ہوتا تھا
اب کبھی ان سے ملاقات نہ ہو پائیگی
شکرِ للہ کہ یہ بات غلط ہو کے رہی
اب ملاقات ہی میں زیست گزر جائے گی

——— ابوالاقبال

وہ نہ تنہا مجھ سے کوسوں دُور تھا
مَیں بھی ننگے پاؤں تھا مجبُور تھا

سب غزل خواں تھے فقط اپنے لئے
بات کیا تھی اور کیا مشہُور تھا

اس قدر پھُولوں کا پتھراؤ ہُوا
شرم سے پتھّر بھی چکنا چُور تھا

شیخ بھی آئے تھے چھُپ کر دیکھنے
پردۂ سیمیں پہ رقصِ حوُر تھا

لمس کی لَو سے تھا گدرایا ہُوا
دھیان کی ٹہنی پہ جو انگوُر تھا

چل رہے تھے گٹھڑیاں سر پہ لئے
اس سفر میں ہر کوئی مزدور تھا

عقل اپنی ذات میں تھی قلعہ بند
عِشق اپنے آپ میں محصُور تھا

عِشق کے حالات تھے بدلے ہوئے
جانے کیا اللہ کو منظور تھا

توُ بھی جاتا آگ لینے کے لئے
تیرے اندر بھی تو کوہِ طوُر تھا

کوئی تو تجھ پر بھی پتھّر پھینکتا
توُ اگر اس عہد کا منصُور تھا

ہر کوئی عاشق ہے اپنے آپ پر
اس سے پہلے تو نہ یہ دستوُر تھا

غیر بھی حیران تھا اس کو دیکھ کر
یار کے رُخ پر جو مضطرؔ نوُر تھا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں عبدالحئی
سابق مربی انڈونیشیا

زمانہ کا مالک

بعض اوقات ایک فرد یا خاندان یا قوم اپنی غلطیوں کی وجہ سے یا ناسازگار حالات کے باعث قیمتی وقت کھو دیتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وقت کے ضیاع کی صورت میں جو نقصان ہوا ہے وہ نقصان کسی طرح بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ بعض افراد یا قومیں اس حالت کا مشاہدہ کرکے مایوس ہو کر بیٹھ جاتی ہیں اور ترقی کی دوڑ میں وہ بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔ لیکن بعض کچھ اقوام حوصلہ نہیں ہارتیں بلکہ اپنی سابقہ اور حالیہ غلطیوں کا جائزہ لے کر نئے عزم سے اٹھ کر کھڑی ہوتی ہیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد دنیا کو حیران و ششدر کر کے رکھ دیتی ہیں۔

لیکن بعض اوقات اللہ تعالیٰ خود کسی فرد یا قوم کو کھڑا کر کے نہ صرف اسے بیدار کرتا ہے بلکہ اس کے ذریعہ دوسری اقوام کے لئے بھی ہر قسم کی ترقیات اور کامیابیوں کے در وا کر دیتا ہے۔

اس قسم کے ایک واقعہ کا آج سے چودہ سو سال قبل دنیا نے مشاہدہ کیا۔ لیکن اس واقعہ کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے ہمیں اس زمانہ سے اڑھائی ہزار سال قبل اور آج سے تقریباً چار ہزار سال قبل کے ایک بظاہر معمولی لیکن درحقیقت نہایت اہم واقعہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔ آج سے تقریباً چار ہزار برس قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے "بیت العتیق" یعنی اللہ تعالیٰ کے پرانے گھر کی بنیادوں پر نئے سرے سے خدا کے گھر کی تعمیر شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں کہ۔ اے خدا! وادی غیر ذی زرع میں بنائے جانے والے اس گھر کو دنیا کا روحانی مرکز بنا دے۔ اس کے بعد ہر سال عرب کے مختلف علاقوں سے لوگ مقررہ ایام میں حج کے لئے آتے رہے۔ اور شروع زمانہ میں بنی اسرائیل کے بعض انبیاء نے بھی بیت اللہ کا حج ادا کیا۔ لیکن ابھی اس جگہ کو ساری دنیا کا مرکز بنانے کا وقت نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت سب سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل کو حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ دینی اور دنیوی نعمتوں کے لئے چنا۔ اس کے مقابل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل نے ایک لمبا عرصہ دنیا کی تاریخ میں کوئی نمایاں کردار ادا نہیں کیا۔ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل خود بیت اللہ کو بت پرستی کا مرکز بنا دیا گیا۔ اس کے برعکس بنی اسرائیل میں بڑے بڑے انبیاء اور بادشاہ پیدا ہوئے اور خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے زمانہ میں کئی لحاظ سے دوسری اقوام پر فضیلت بخشی۔ پس بنی اسمٰعیل کے لئے بظاہر یہ اڑھائی ہزار برس کا زمانہ ضیاع کا زمانہ تھا اور بنی اسمٰعیل بظاہر کسی صورت میں اس خلا کو پُر نہ کر سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو کہ زمانہ کا مالک ہے یہ فیصلہ کیا کہ میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا۔ جو اُمّی قوم میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت دنیا کا کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ عرب قوم بھی دنیا کی تاریخ میں کوئی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ یہ قوم دنیوی لحاظ سے بھی سب اقوام سے پیچھے تھی۔ اور دین میں بھی بت پرستی کے باعث ایک نہایت گری ہوئی قوم بن چکی تھی۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے کہ یاد کرو کہ جب تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر کھڑے تھے لیکن اس نے تمہیں اس گڑھے سے نکالا۔ اس وجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انقلاب پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا میں وہ ذمہ داری سپرد کی گئی کہ اتنی اہم ذمہ داری اس سے قبل اور نہ اس کے بعد کسی شخص کے سپرد کی گئی تو اس وقت آپ سخت گھبرا گئے اور گھر آ کر اپنی وفادار اور خدا شناس رفیقہ حیات سے کہا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ اور آپ کے کچھ دیر سستانے کے بعد جب حضرت خدیجہ رض نے پوچھا کہ آپ کیوں اس قدر بے چین ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد یہ ذمہ داری کی ہے میں اس کو رد بھی نہیں کر سکتا اور اسے ادا کرنے کی طاقت بھی نہیں پاتا۔ اس وقت امت محمدیہ کی سب سے پہلی روحانی ماں نے جو جواب دیا وہ سنہری الفاظ سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم خدا آپ کو ہرگز ناکام و نامراد نہیں کرے گا۔ آپ وہ ہیں جو مصیبتوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کی جائز امور میں مدد فرماتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور مہمان کی توقیر کرتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں اور جھوٹ سے بیزار ہیں رشتہ داروں کے آپس کے تعلقات کو بہتر اور مضبوط بناتے ہیں اور وہ اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں انہیں دوبارہ زندہ کرتے ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی ذات میں بھی ایک با صلاحیت۔ وفادار سعادت مند اور سمجھدار خاتون تھیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پندرہ سالہ رفاقت کے نتیجہ میں آپ کی صلاحیتیں اور بھی اجاگر ہو گئیں اور بغیر کسی پس و پیش کے اور بغیر کسی لمبے غور و فکر کے فوراً یہ تاریخی جواب دیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ جیسے شخص کو اللہ تعالیٰ تباہ ہونے دے"۔ حضرت خدیجہ رض کا یہ جواب ایک نہایت ہی شاندار اور تاریخ ساز جواب تھا۔ لیکن حضرت خدیجہ رض کو یہ معلوم نہ تھا کہ آنحضرتؐ میں کون کون سی مزید صلاحیتیں پوشیدہ ہیں۔ حضرت خدیجہ رض تو ایک طرف، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یہ علم اور ادراک نہ تھا کہ آپ میں کیسی عظیم الشان صلاحیتیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا کہ "محمد" کیا چیز ہے۔ لیکن خدا کو پتہ تھا کہ محمد صلعم کون ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہی صحیح ثابت ہوا۔ اور آنحضرت صلعم نے عرب کے اُمّی باسیوں میں وہ روح بھر دی اور انہیں وہ عرفان عطا کیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کا نقشہ بدل گیا۔

اس وقت یہودی بھی موجود تھے اور عیسائی بھی یہودیوں میں ہزارہا سال سے انبیاء چلے آتے رہے تھے اور عیسائی مذہب بھی درحقیقت یہودی مذہب کی ایک شاخ ہی تھا۔ بظاہر یہ ناممکن نظر آتا تھا۔ ایک تنہا شخص ۲۳ سال کے عرصہ میں عرب کی کایا پلٹ دے گا۔ اور ایک صدی کے اندر امتِ مسلمہ معلومہ دنیا کی سب سے زیادہ مضبوط اور ترقی یافتہ امت بن جائے گی۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے جو کتاب دی وہ تمام سابقہ آسمانی صحائف سے بازی لے گئی۔ اور پھر حضورؐ کو اس کتاب کے ذریعے وہ معرفت عطا کی اور وہ علم عطا کیا اور علم سکھانے کی وہ صلاحیت عطا فرمائی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ اُمّی قوم علوم و فنون کے خزانوں کی مالک بن گئی۔ اور حضورؐ نے اپنی قوم کے اندر وہ ہمہ گیر انقلاب پیدا کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ اس زمانہ کی معلومہ دنیا کی ساری اقوام پر فوقیت لے گئی اور جب اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو حکومت عطا فرمائی تو حضورؐ نے روحانی اقدار اور اخلاق پر قائم رہتے ہوئے اور عدل کے ترازو کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے جس طرح سے حکومت کے فرائض ادا کئے اور جس طرح سے عظیم الشان فیصلے کئے کہ موافق تو موافق مخالف بھی عش عش کر اُٹھے۔ حکومت کرنا بے شک مشکل کام ہے لیکن اخلاق اور عدالت پر قائم رہتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا، اور مخلوق کی ہمدردی کی خاطر حکومت کی ذمہ داری ادا کرنا ایک نہایت ہی کٹھن کام ہے لیکن آنحضرت صلعم نے اس میدان میں وہ کمال دکھایا۔ کہ دنیا کی تاریخ میں اور کوئی ایسی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

سیاسی سوجھ بوجھ ہر کہ ومہ کو آسانی سے نہیں ملتی لیکن سیاست۔ دھوکہ بازی بے انصافی اور ہوا و ہوس سے کلیتہً پاک رکھنا ایک بہت ہی کٹھن کام ہے اور بڑے بڑے با اخلاق انسان جب سیاست کے میدان میں قدم رکھتے ہیں تو وہ اپنے سابقہ اخلاقی معیار پر پوری طرح قائم نہیں رہتے۔ مگر آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے اس کٹھن کام کو اس خوبی سے سرانجام دینے کی توفیق بخشی کہ اغیار کو بھی کہنا پڑا کہ۔

(ONE MOHAMMAD JUSTIFIED WHOLE MANKIND)

کہ صرف ایک انسان یعنی محمد صلعم نے انسانیت کی لاج رکھ لی۔ یعنی دنیا کی تاریخ میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی ایسا انسان نہیں جس نے انسانیت کے تمام لوازم کو اس شان سے پورا کیا ہو اور اس کے اخلاق ہر قسم کے نقائص سے کلیتہً پاک ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس روز آنحضرت صلعم کو غارِ حرا میں یہ عظیم ذمہ داری سونپی گئی اس وقت حضورؐ اندازہ بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو ایسے عظیم الشان کاموں کی توفیق بخشے گا کہ نہ صرف زمانہ کے مسلمان بلکہ غیر مسلموں میں سے بھی کئی لوگ آپ کی غیر معمولی کامیابی پر داد دینے پر مجبور ہوں گے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ یورپ کا ایک مصنف جب دنیا کے "۱۰۰ تاریخ ساز انسانوں" کا انتخاب کرتا ہے تو وہ عیسائی ہونے کے باوجود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفِ اوّل میں لا کھڑا کرتا ہے۔

کیا حضورؐ اس وقت یہ اندازہ کر سکتے تھے کہ آپ کو یہ مقام حاصل ہوگا۔ اگر اندازہ کر سکتے تو حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر اپنی بے بسی کا اظہار نہ فرماتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو اپنی صلاحیتوں کا بالکل علم نہ تھا۔ لیکن جو کام آپ کے سپرد کیا گیا تھا اور جن حالات میں سپرد کیا گیا تھا اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ علم نہ تھا کہ حضورؐ اتنے عظیم مقام پر فائز ہوں گے۔ وجہ یہ کہ حضور کی ترقی اور کامیابی عام قانونِ قدرت کے ماتحت نہ تھی۔ درحقیقت تمام انبیاء کی کامیابی عام قانونِ قدرت کے ماتحت نہیں ہوتی بلکہ خاص تقدیرِ الٰہی کے مطابق ہوتی ہے لیکن حضورؐ کو باقی سب انبیاء سے بڑھ کر خاص تقدیرِ الٰہی سے حصہ ملا۔

قصہ مختصر یہ کہ "زمانہ کے مالک" نے اپنی خاص تقدیر سے ہزاروں سالوں کے خلا کو ۲۳ برس کے قلیل عرصہ میں پُر کر کے دنیا میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا کہ جس کی نظیر نہ آپ سے قبل کے زمانہ میں ملتی ہے اور نہ ہی آپ کے بعد ملتی ہے اور ایک صدی کے اندر مسلم قوم دنیا کی تمام اقوام پر فضیلت لے گئی۔

چنانچہ حضورؐ کے مبعوث ہونے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی وہ دعا پوری ہوئی کہ مکہ مکرمہ کو دنیا کا روحانی مرکز بنا دیا جائے اور یہ دعا ہر لحاظ سے اور ہر دم پوری ہو رہی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے شہر تعمیر کئے گئے لیکن ایک وقت کے بعد وہ تباہ ہو گئے۔ بڑی بڑی سلطنتیں وجود میں آئیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد ھباءً منثورا ہو گئیں۔ مگر غیر ذی ذرع مقام سے بلند کی گئی وہ عمارت آج بھی دنیا کی آماجگاہ ہے۔ آج بھی صرف حج کے ایام میں ہی نہیں بلکہ دوسرے اوقات میں بھی لوگ خدا کے گھر کا طواف کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں اور کوئی ایسی گھڑی نہیں آتی جب اس گھر کا طواف کرنے والے موجود نہ ہوں۔

اور یہ حالت اس زمانہ کی ہے جب کہ اسلام ابھی دنیا کے زبردست تھپیڑوں کے نرغہ میں ہے، لیکن جب اس زمانہ کے بارہ میں خدائی وعدوں کے موافق غلبہ دینِ حق کا دور پھر پوری شان سے ظہور پذیر ہو چکا تو دنیا یہ کہے گی کہ "دنیا کے مالک" نے صدیوں کے فاصلے کو سمیٹ کر رکھ دیا۔

ایک عجیب بات ہے کہ یہودیوں سے ان کا مرکز یعنی بیت المقدس دو دفعہ چھین لیا گیا۔ اور اب ایک لمبے عرصے کے بعد عارضی طور پر انہیں فلسطین میں خدائی پیشگوئی کے مطابق لا بسایا گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابل مسلمانوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسلمانوں سے بھی بیت المقدس دو دفعہ عارضی طور پر چھینا گیا۔ اور اب ایک دفعہ پھر عارضی طور پر چھینا گیا ہے لیکن مسلمانوں کے اصل مرکز یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مسلمانوں کے ہی قبضہ میں رہے اور رسول ہاشمی مکی و مدنی کی زمین پر دنیا کی طاقتوں کو قبضہ کرنے کی طاقت نہیں ملی۔ زمین اور آسمان کا خدا اس گھر کی حفاظت کر رہا ہے۔ کیا یہ عظیم معجزہ نہیں۔ کیا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب میں یہ مثال موجود ہے ہرگز نہیں۔ اور اب وہ دن بھی آنے والا ہے کہ یہ وعدہ پورا ہوگا کہ بانیٔ دینِ حق۔ عربی۔ مکی اور مدنی صلی اللہ علیہ وسلم واقعی ساری دنیا کے لئے رحمت کا باعث ہیں۔ جس طرح چودہ سو سال قبل عرب کا ملک تباہی کے کنارے کھڑا تھا لیکن زمانہ کے مالک نے نہ صرف اس قوم کو اس تباہی سے ہی نہیں بچایا بلکہ خود وہ قوم دنیا کے لئے رحمت کا باعث بن گئی۔ اسی طرح آج بھی ہوگا کہ وہ قوم جو آج اندرونی اور بیرونی حملوں کا شکار ہے انگڑائی لے کر اٹھے گی اور دنیا کو ظلمات سے نکال کر روشنی کے میناروں کے جھرمٹ میں لے آئے گی۔ تب یہ کہا جائے گا کہ "زمانہ کے مالک" نے صدیوں کے فاصلہ کو سمیٹ کر رکھ دیا۔ اللہ نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا۔

کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

محفوظ تحریریں

اسیرِ راہِ مولیٰ مکرم محمد الیاس منیر صاحب جو عرصہ چھ سال سے پسِ دیوارِ زنداں ہیں کے نام پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوبِ گرامی:

پیارے عزیزم محمد الیاس منیر صاحب

آپ کا خط ملا۔ اللہ آپ کو ہر مشکل میں صبر اور حوصلہ اور استقامت نصیب فرمائے اور ظالموں کے آزار سے آپ کبھی مغلوب نہ ہوں۔ اہلِ ایمان کو ہمیشہ منکرین کی طرف سے طرح طرح کی مخالفتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسلسل دل آزار باتیں سننی پڑتی ہیں اور جھوٹے بے بنیاد الزامات اور بہتانوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے اور بسا اوقات روحانی آزار کے علاوہ شدید جسمانی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑتی ہیں اور مالی اور جانی نقصان بھی اٹھانے پڑتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو ان آزمائشوں میں استقامت دکھیں اور محض للہ ان تکلیفوں کو صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ مگر اپنے پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دیں۔ ان سخت نامساعد حالات میں جو ایک لمبے عرصہ سے ہمارے عزیز وطن میں احمدیوں کو درپیش ہیں۔ اللہ آپ کی ہمت اور حوصلہ کا سر بلند رکھے۔ آپ کی حفاظت فرمائے۔ غلبہ عطا کرے۔ ہر دشمن کو نامراد اور آپ کو کامیاب و کامران فرمائے۔ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نصرت کے طلبگار رہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی مایوسی کو دل پر غالب نہ آنے دیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے قرب کے نشان آپ کو دکھائے۔

والسلام

خاکسار

دستخط (مرزا طاہر احمد)

(امام جماعت احمدیہ الرابع)

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

کوئی باہر سے آکر اب بچا لے
چھتوں سے لوگ دیتے ہیں دہائی

وہ ظلم انساں نے انساں پر کئے ہیں
کہ زد میں آگئی ساری خدائی

کہیں زیرِ زمیں ہلچل ہوئی ہے
مجھے کچھ شور دیتا ہے سنائی

گرفت آئی تو پھر بچنا ہے مشکل
زمین و آسماں ہیں اِک اکائی

تبر جب گھر کی بنیادوں پہ رکھا
ہر اِک دشمن نے بڑھ کر دی بدھائی

ہر اک بہروپیا ہے فن میں کامل
اداکاری ہے ساری پارسائی

عمل دیکھو تو اک کورا ورق ہے
بیاں میں آگئی کیسی صفائی

جو آنکھیں میچ لے خطرے کو پا کر
وہ احمق خود کو سمجھا ہے رجائی

قیامت تک کبھی یکجا نہ ہوگی
اگر اِک بار ٹوٹی یہ اکائی

امۃ الباری ناصر

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

محض دولت ہی ترقی کا آخری معیار نہیں

ایک شخص دریا کے کنارے پر بیٹھا تھا۔ ایک اور شخص آیا جس نے دریا میں سے پیدل گذر کر دریا پار کرنا تھا۔ اس نے پہلے سے موجود شخص سے سوال کیا اس دریا کی گہرائی کتنی ہے۔ پہلے سے موجود شخص نے جواب دیا چار فٹ۔ اس پر وہ شخص مطمئن ہو کر دریا میں اتر گیا۔ شروع میں گہرائی ایک دو فٹ سے زائد نہ تھی۔ آگے جا کر گہرائی سات آٹھ فٹ آگئی تو وہ شخص غوطے کھانے لگا۔ اس نے چیخ کر کنارے والے شخص سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ گہرائی چار فٹ ہے۔ میں تو ڈوب رہا ہوں۔ کنارے والے شخص نے اطمینان سے جواب دیا میں نے اوسط گہرائی کی بات کی تھی۔

یہ لطیفہ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا کے غریب اور امیر ملکوں کا اندازہ اسی طرح لگایا جاتا ہے کہ سارے ملک کے افراد کی مجموعی آمدنی کو کل آبادی پر تقسیم کر دیا جاتا ہے جو اوسط نکلتی ہے وہ فی کس آمدنی شمار کر لی جاتی ہے۔ چاہے لطیفے کے مطابق کوئی آٹھ فٹ کی گہرائی میں جا کر ڈوب جائے۔ بہرحال یہ طریق تو رائج ہے لیکن اب ایک اور طریق بھی نکالا گیا ہے اس کی بنیاد اس نظریے پر ہے کہ دولت ہی سب کچھ نہیں بلکہ اس ضمن میں ایک نظریہ یہ ہے کہ "روپیہ انسانی بہبود کا پیمانہ ہرگز نہیں ہو سکتا" اب ایک رپورٹ کے ذریعے اس کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ چونکا دینے والی رپورٹ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے تحت تیار کی گئی ہے۔ یہ رپورٹ ایک ٹیم نے تیار کی ہے جس کے سربراہ پاکستان کے ڈاکٹر محبوب الحق تھے جو کہ پہلے ورلڈ بنک کے چوٹی کے افسروں میں شامل تھے۔ اس رپورٹ میں بجائے اس کے کہ ترقی کو معمول کے مطابق آمدنی اور بچتوں، مصنوعات اور اشیاء کی پیداوار اور سرمایہ کے ارتکاز کی صورت میں ناپا جائے۔ لوگوں کی زندگیوں پر ترقی کے اثرات کے ذریعہ دیکھا گیا ہے۔

اس نئے طریقے کے ذریعے چین جو کہ دنیا کے غریب ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ تیل کی دولت سے مالامال سعودی عرب کے مقابلہ میں انسانی ترقی میں کہیں بہتر پایا گیا ہے۔ اسی طرح غربت زدہ بولیویا تیل پیدا کرنے والے ملک عمان سے آگے ہے جہاں فی کس آمدنی بولیویا سے دس گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح امریکہ جو پہلے سوئٹزرلینڈ کے بعد دوسرے نمبر پر تھا۔ اس نئے پیمانے کی رو سے پھسل کر ۱۷ درجے پر سپین، آئرلینڈ اور اٹلی کے بعد آگیا ہے۔ اقوام متحدہ کی اس ایجنسی کے سربراہ ولیم ڈریپر کہتے ہیں کہ ڈاکٹر محبوب کے اس نظریے کے مطابق اقتصادی بڑھوتری کے ذریعے انسانی ترقی کو ناپا نہیں جا سکتا۔ کچھ ملکوں نے انسانی ترقی کے اعلیٰ معیار کو حاصل کیا ہے اگرچہ ان کی فی کس آمدنی واجبی سی ہے ان میں کوسٹاریکا جمیکا اور سری لنکا کی مثال دی جا سکتی ہے جب کہ اس کے برعکس برازیل، اومان اور سعودی عرب اپنی بلند فی کس آمدنی کے باوجود انسانی ترقی کے اس لیول کو حاصل نہ کر سکے جو ان چھوٹی آمدنی والے ملکوں نے حاصل کر لی ہے۔

انسانی ترقی کے لئے تین چیزوں کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

۱۔ انسانوں کو صحت مند لمبی زندگی گذارنے کا موقع ملنا۔

۲۔ تعلیم کا مناسب انتظام۔

۳۔ معقول معیارِ زندگی حاصل ہونا۔

ان تینوں پہلوؤں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایک انڈکس بنایا گیا ہے جس پر ایک ملین سے زیادہ آبادی والے ۱۳۰ ملکوں کو پرکھا گیا۔ اگرچہ اس انڈکس کے مطابق بھی افریقہ کے بیشتر ممالک اس سکیل کے آخر میں ہی ہیں۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ سب سے اول نمبر پر اسرائیل اور چلی ہیں۔ جو کہ سوویٹ یونین اور مشرقی یورپ سے بھی آگے ہیں۔ سوائے مشرقی جرمنی کے جو ان دونوں کے درمیان آتا ہے۔

جب فی کس آمدنی کے حساب سے پرکھے جانے والے سکیل کے مقابل میں اس نئے سکیل کے لحاظ سے ملکوں کا موازنہ کیا جائے تو سب سے زیادہ مشرقِ وسطیٰ اور مغربی افریقہ کے تیل پیدا کرنے والے ملک الٹی زقند لگاتے ہیں۔ اومان (۶۵ درجے نیچے) متحدہ عرب امارات (۵۰ درجے نیچے) سعودی عرب (۳۴ درجے نیچے) ایران اور لیبیا (۳۶ درجے نیچے) اور الجزائر (۳۴ درجے نیچے) ان ملکوں میں باوجود فی کس آمدنی انتہائی زیادہ ہونے کے ان کے باشندوں کی اوسط عمر کسی دوسرے ترقی پذیر ملک سے زیادہ نہیں اور تعلیم کا معیار بھی ان ملکوں سے کم ہے۔ عورتوں کی خواندگی کی شرح خاص طور پر بہت کم ہے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب میں مردوں کی شرح خواندگی عورتوں سے دگنی ہے۔ ایک چینی لیبیا کے ایک باشندے کی نسبت ۸ سال زیادہ عمر پانے کی توقع رکھ سکتا ہے۔ چین میں شرح خواندگی اومان سے دوگنی ہے۔ ایک چینی عورت کا تعلیم یافتہ ہونے کا چانس اومان کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہو سکتا ہے۔ جاپان اس سکیل پر سب سے پہلے نمبر پر ہے۔ ایک جاپانی تمام دنیا میں سب سے زیادہ عمر پانے والوں میں سے ہوتا ہے اور اسی طرح تمام جاپانی پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ اس سکیل کے مطابق جن ملکوں نے سب سے زیادہ ترقی کی ہے ان میں تیسری دنیا کے سوشلسٹ ملک بھی ہیں۔ چین (۴۴ درجے اوپر) ویت نام (۴۰ درجے اوپر) کمبوڈیا (۳۸ درجے اوپر) لاؤس (۳۷ درجے اوپر) کیوبا (۲۶ درجے اوپر) اور اسی طرح سے فری مارکٹ ممالک میں بھی چلی (۳۴ درجے اوپر) اور تھائی لینڈ (۲۳ درجے اوپر) ہے۔

انسانی عمر کی متوقع حد، تعلیم بالغاں اور آمدنی ان تینوں کے انسانی بہبود کے خیال میں شامل کئے جانے سے ایک جامع پیمانہ حاصل ہوتا ہے جو کہ اس سے پہلے والے پیمانوں سے بہرحال بہتر ہے۔

بہرحال اس رپورٹ سے ایک پرامید پیغام یہ ملا ہے کہ اگر اس طرز پر سوچا جائے تو پچھلے تین دہاکوں میں شمال اور جنوب کے درمیان فاصلہ کم ہوا ہے۔

نتیجۃً یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی ترقی کے لئے نہ صرف مسلسل اقتصادی ترقی ضروری ہے بلکہ دولت کی منصفانہ تقسیم بھی ساتھ ہی ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی پتہ لگا ہے کہ باوجود کم اقتصادی ترقی کے اگر کسی ملک کی گورنمنٹ سوشل پروگرام کو صحیح طریقے سے چلائے تو انسانی ترقی میں کافی بہتری ہو سکتی ہے۔

بے اولادی کے خاتمہ کا نیا طریق

دل اور گردوں کا کاروبار تو اب ایک باقاعدہ تجارت کی شکل اختیار کر ہی چکا ہے لیکن بات عورتوں کے رحم / بیضہ دانی تک پہنچ جائے گی اس کے متعلق آج سے تھوڑا عرصہ قبل خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اب خبر ملی ہے کہ انگلستان کے ڈاکٹر حادثات میں مرجانے والی عورتوں کی بیضہ دانیاں ایسی عورتوں کو مہیا کرنے کا سوچ رہے ہیں جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ مرنے کے بعد اپنی آنکھیں، دل، گردے عطیہ میں دینے کی خواہشمند عورتیں اب اپنی بیضہ دانیوں کو بھی اس لسٹ میں شامل کر کے بے اولاد عورتوں کی اس محرومی کو ختم کرنے میں مدد کریں گی۔

بورن ہل میں واقع انگلش ٹیسٹ ٹیوب بے بی کلینک کے سائنس دان لیبارٹری میں مردہ گائے کی بیضہ دانی سے بیضے تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن انگلستان میں پائے جانے والے گائے کے مرض کے خوف کی وجہ سے اس سلسلے کو بند کر دیا گیا ہے۔ اس لیبارٹری کے میڈیکل ڈائریکٹر پیٹر برنسڈن نے کہا ہے کہ اگرچہ وہ فوری طور پر اس طریقے کو انسانوں پر آزمانے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ تین سال میں یہ رائج ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ایسی عورتیں جو خود اپنے بیضے نہیں بنا سکتیں ان کی مدد اس طریقے سے کی جا سکتی ہے۔ ہماری ویٹنگ لسٹ پر ۴۰ - ۵۰ عورتیں اپنا نام لکھوا چکی ہیں اور بعض ان میں سے تین سال سے منتظر ہیں لیکن ہم بیضوں کی کمیابی کی وجہ سے ان کی مدد سے قاصر ہیں۔

ہم دوسرے طریقوں کی طرف اپنی توجہ موڑنے کے لئے اس لئے مجبور ہو رہے ہیں کہ اس وقت ہمارے علم میں ۱۰ ہزار سے تیس ہزار عورتیں ایسی ہیں جو خود اپنے بیضے نہیں بنا سکتیں اور دوسری ایسی عورتیں جو ایسی معذوری سے مبرا ہیں ان کی مدد کے لئے سامنے نہیں آرہیں۔

آج بے شمار خدا ترس لوگ اپنی قبل از وقت موت کی صورت میں اپنے بعض اعضاء خدمت انسانیت کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ تو ایسی صورت میں کیا حرج ہے کہ مستورات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے حالات میں اپنی بعض دائیوں کو بھی اس لسٹ میں شامل کر کے اپنی بے شمار اولاد سے محروم بہنوں کی مدد کریں۔

لیکن اس معاملے میں دیگر اعضاء کی نسبت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بعض دائیاں وقف کرنے والی خواتین آنکھ، دل یا گردوں کی طرح صرف ایک عضو ہی نہیں بلکہ اپنا پورا حسب و نسب آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے منتقل کر رہی ہوں گی۔

صحرا میں محاصرہ

ہر دس منٹ کے بعد ایک امریکی بھاری ٹرانسپورٹ طیارہ فوجی اور فوجی سامان لے کر سعودی عرب میں اترتا ہے اور اس ساری مشق کی قیمت ہر منٹ کے لئے ۱۴ ہزار امریکی ڈالر ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی عراق کے ایک لمبے محاصرے کے لئے تیاری کر رہے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کب تک؟ مسٹر ہنری کیسنجر نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ نہ تو عرب اور نہ ہی امریکی سیاست دیر تک امریکی فوجوں کے سعودی عرب میں رکھے جانے کی متحمل ہو سکتی ہے۔ اگر کچھ دیر کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ ایک محاصرے کی صورت بن رہی ہے تو امریکہ کو بہر حال ایسے ذرائع سوچنے پڑیں گے جن سے یہ معاملہ ختم کیا جا سکے۔

برطانیہ اور امریکہ دونوں ملکوں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ابھی امریکہ اور اتحادیوں کے پاس حملہ کرنے کے لئے کافی افواج نہیں ہیں۔ ابھی تک سعودی عرب میں جو افواج اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ وہ دفاعی نوعیت کی ہیں۔ اگر عراق پر حملہ کرنا ہے تو اس کے لئے بالکل مختلف قسم کی حکمت عملی مرتب کرنا ہو گی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس وقت بھی امریکہ اور اتحادیوں کے پاس ہوائی حملے کے لئے بہترین ہوائی جہاز گن ہیلی کوپٹر اور میزائلوں کا ذخیرہ ہے اور خیال ہے کہ عراق کی ہوائی طاقت ۴۸ گھنٹے میں ختم کی جا سکتی ہے اور اس کے بعد زمینی افواج آسانی سے آگے بڑھ سکتی ہیں لیکن یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ یرغمالیوں کی موجودگی میں کیا یہ اپریشن کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس کا توڑ فی الحال اتحادیوں کے پاس نہیں ہے اور ابھی تک کوئی ایسا الیکٹرانک سسٹم نہیں بنایا جا سکا جو ان یرغمالیوں کو بچاتے ہوئے عراق کے اڈوں اور اس کی ہوائی طاقت کو تباہ کر دے۔

کیا صرف بمباری صدام حسین کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گی۔ ملٹری ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف ہوائی حملوں سے کوئی بھی جنگ نہیں جیتی جا سکتی جب تک کہ زمینی افواج آگے بڑھنے کے لئے موجود نہ ہوں۔ لیکن ابھی تک جتنی امریکی یا اتحادی افواج سعودی عرب میں اکٹھی کی جا سکی ہیں۔ وہ اس حملے کے لئے بالکل ناکافی ہیں عراق کے پاس صرف کویت میں ایک ہزار ٹینک اور ایک لاکھ فوج مورچہ بند ہے۔

بعض امریکی مبصرین کا خیال ہے کہ امریکہ کو جلد کوئی فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔ یا پھر صدر جمی کارٹر کی طرح وہ خود حالات کا یرغمال بن جائے گا۔

جنگ شروع ہونے کے لئے تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اوّلاً صدر صدام حملے کا فیصلہ کریں۔ اس صورت میں عراق یا تو سعودی عرب کویت سرحد پر حملہ کر سکتا ہے لیکن اس کی اب امید کم ہے۔

دوسرے وہ اردن کے ذریعے اسرائیل کو انگیخت کر سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں تمام عرب ملک ملوث ہو جائیں گے۔ اور ایک طرح کی عالمی جنگ کا نقشہ بن جائے گا لیکن صدام خود یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس کا نتیجہ اور جو کچھ بھی ہو وہ خود کبھی بھی نہیں بچ سکتے۔

دوئم۔ کویت سعودی عرب سرحد پر دونوں طاقتیں ایک دوسرے کی ہوائی جاسوسی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

عراقی ہوائی جہاز اتحادیوں کی ہوائی دفاعی طاقت کا اندازہ لگانے کے لئے الیکٹرانک چوہے بلی کا کھیل کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ان حالات میں کوئی گھمبیر حادثہ ہو جائے تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ یا اس سے بھی بڑھ کر اگر عراق اپنے ۱۹۸۷ء کے امریکہ کے جہاز سٹارک پر حملے جیسا حملہ کر دے۔ پھر امریکہ کا ردِ عمل کیا ہو گا کیونکہ ابھی تک امریکہ اور اتحادیوں کی تمام افواج کی متحدہ تعداد ڈھائی تین لاکھ سے زیادہ نہیں جبکہ عراق پر حملے کے لئے کم از کم اس سے دگنی افواج کی ضرورت ہو گی۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ امریکہ اپنی بحری فوجوں کو عراق کے ساحلوں پر اتار کر زمینی فوجوں کی مدد کو پہنچ سکتا ہے۔ جیسا کہ جنرل میک آرتھر نے کوریا پر حملے کے دوران کیا تھا۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اب یہ کام اتنا آسان نہیں ہو گا۔ کیونکہ عراق کے پاس ساحل سے جہازوں پر مار کرنے والے میزائل بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو ۲۰۰ کلو میٹر تک مار کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ اپریشن بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح سعودی عرب میں موجود امریکہ کی چھاتہ بردار فوج بھی دفاعی نوعیت کی ہے۔ نیز ماہرین کا خیال ہے کہ امریکہ سعودی عرب میں موجود بھاری بکتر بند فوج کے لحاظ سے بھی بہت کمزور ہے اور اگر اس زمرے میں امریکہ مزید کمک منگوانے کا فیصلہ بھی کرے تو اسے مزید کم از کم ۸ ہفتے درکار ہوں گے کیونکہ اسے کم از کم تین یا چار مزید بکتر بند ڈویژن محاذ پر لانے ہوں گے۔ اور اس وقت تک امریکہ جنگ شروع کرنے میں پہل نہیں کرے گا۔ ہاں اگر اس پر جنگ مسلط کر دی جائے تو پھر یہ دوسری بات ہو گی۔

COURTESY DAWN
29-8-90

صدام امریکہ سے جنگ کیلئے تیار ہیں؟

صدر صدام حسین نے امریکہ کے ایک ٹی وی کو اسکے ۲ اگست کے کویت پر حملہ کے بعد پہلا انٹرویو دیتے ہوئے اس ٹی وی کے نمائندے ڈان راتھر کو کہا کہ وہ جنگ کے لئے بالکل تیار ہے۔ اس نمائندے نے صدر عراق سے پوچھا تھا کہ کیا وہ امریکہ کی طرف سے حملے کی امید رکھتے ہیں۔ تو صدر صدام نے کہا کہ یہ بات ہماری تیاریوں میں شامل ہے۔ اور اگر ایسا ہوا تو آپ ہمیں اسکے لئے تیار پائیں گے۔ انہوں نے مزید یہ کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ جنگ ہو کیونکہ جنگ کی صورت میں اس کا نقصان نہ صرف عراق بلکہ امریکہ اور باقی دنیا کو بھی ہو گا۔

صدر صدام نے دوبارہ اس بات پر اصرار کیا کہ اب کویت عراق کا حصہ ہے۔ اور جن مغربی لوگوں کو عراق میں روکا گیا ہے وہ ہمارے مہمان ہیں نہ کہ یرغمالی۔

انہوں نے کہا کویت عراق کا حصہ ہے اور عراق کی پارلیمنٹ نے واضح قانون بنا دیا ہے کہ کویت اب عراق کا ایک صوبہ ہے۔

عراقی صدر نے کہا کہ امریکہ کو جنگ جیتنے کے لئے تین اطراف میں فتح حاصل کرنی ہو گی۔ اسے پہلے عراقی فوج کو شکست دینی ہو گی اور پھر عراقی اقتصادیات کو تباہ کرنا ہو گا۔ اور پھر آخر کار عراقی حکومت کو تباہ و برباد کرنا ہو گا۔ کوئی بھی ایک اکیلی فتح اسکو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔

انہوں نے کہا کہ ہم کسی سے کسی قسم کی بھیک نہیں مانگیں گے اور آپ کو یہ احساس ہو گیا ہو گا کہ ہم اپنی عزت کیلئے اپنی جانوں کا ہدیہ پیش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم کو اس معاملے میں کوئی الجھن درپیش نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ خدا کے بعد ان کا بھروسہ عراقی فوج پر ہے۔ انہوں نے اس الزام سے سختی سے انکار کیا کہ وہ عرب دنیا پر مسلط ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔

عراقی حکومت نے اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ اس نے امریکہ کو کوئی امن کی پیشکش کی ہے۔ اگرچہ امریکہ نے اسکے متعلق کوئی تصدیق یا تردید نہیں کی ہے۔ عراقی نیوز ایجنسی نے کہا ہے کہ بغداد نے ہرگز تین شرائط پر کویت سے اپنی فوجیں ہٹا لینے کی پیشکش نہیں کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ تین شرائط یہ تھیں اوّل عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی طرف سے لگائی جانے والی پابندیاں ختم کی جائیں۔ دوئم عراق کو گلف تک گذرگاہ مہیا کی جائے۔ سوئم کویت کے ساتھ بارڈر پر واقع آئل فیلڈز کے جھگڑے کا تصفیہ کرا دیا جائے۔ عراقی ایجنسی نے اس امن کی پیشکش کو عراق اور عربوں کے مفادات کے دشمنوں کی اختراع قرار دیا۔

عراقی ذرائع نے کہا کہ عراقی صدر نے ۱۵ اگست کو گلف کے جھگڑے کو طے کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ جن میں اور باتوں کے علاوہ اسرائیل اور عربوں کے جھگڑے کا فیصلہ شامل ہے۔ وہی ہماری آخری پیشکش ہے۔

COURTESY F.P 31.8.90

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کی بجائے ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر کو ہو گا۔ اگر اللہ نے چاہا تو۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

ضرورت ہے!

دفتر لجنہ پاکستان میں ایک محنتی اور دیانتدار آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ کم سے کم تعلیم بی۔ اے۔ ہو۔ تجربہ کار خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۶۴۵: ۔ میں غلام مرتضےٰ ولد میاں غلام مصطفےٰ قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ تین مرلہ مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں غلام مرتضےٰ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ حمید احمد خالد وصیت نمبر ۱۵۶۴۳۔ گواہ شد نمبر ۲ حافظ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۲۸۹۶۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۶: ۔ میں ارشد محمود لنگاہ ولد محمود احمد لنگاہ قوم لنگاہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ارشد محمود لنگاہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ عبدالکریم۔ وصیت نمبر ۲۶۵۹۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالسلام وصیت نمبر ۱۲۵۰۳

مسل نمبر ۲۷۶۴۷: ۔ میں نسیم احمد بٹ ولد رفیق احمد بٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیان ضلع سیالکوٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نسیم احمد بٹ ولد رفیق احمد بٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲ مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۸: ۔ میں صالحہ نصرت زوجہ محمد افضل چیمہ دارالصدر شرقی ۲ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۱۷ دارالصدر شرقی ۲ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس وقت میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۳۲ تولہ مالیتی ایک لاکھ روپے (۲) حق مہر ایک ہزار روپے۔ (۳) ایک عدد پختہ مکان دارالصدر شرقی ربوہ عقب ہسپتال -/۳۰۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صالحہ نصرت زوجہ محمد افضل چیمہ ۱۴/۱۷ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد افضل چیمہ خاوند موصیہ ۱۴/۱۷ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد اصغر قمر وصیت نمبر ۲۶۵۹۱۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۹: ۔ میں منصور احمد اسد اللہ ولد عبدالشکور حامد قوم بنگو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱ دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۹۸۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد اسد اللہ کارکن دفتر تعلیم ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اختر وصیت نمبر ۲۰۲۵۶۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۰: ۔ میں نور الاحمد ولد SUTISNA پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/225.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی۔ العبد۔ نور الاحمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ SUTISNA جکارتہ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ EMAN SANUSI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۱: ۔ میں سی سی طاہر احمد ولد RUBA پیشہ داعی الی اللہ عمر ۳۲ سال بیعت ۲/۵/۸۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۱۹۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۹۲،۲۰۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سی سی طاہر احمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منیر الاسلام یوسف ابن یوسف احمدی انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲۔ ENGKO قمر الدین صاحب انڈونیشیا۔

گمشدہ نقدی

کچھ دن پہلے آشیانہ نور ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی الف ربوہ سے کوارٹر تحریک جدید آتے ہوئے راستہ میں مبلغ -/۳۰۰ روپے گر گئے ہیں۔ جس صاحب کو ملے ہوں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ملک اللہ بخش وکالت دیوان
کوارٹر ۲۵ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

غیر ملکی خبریں

○ نگران وزیراعظم غلام مصطفےٰ جتوئیؔ نے کہا ہے کہ پاکستان نے خلیج کے بحران پر اصولی مؤقف اختیار کیا ہے اور پُرامن تصفیے کے لئے ہونے والے اقدامات کی حمایت کی ہے سعودی عرب متحدہ عرب امارات اور بحرین کے چار روزہ دورے پر روانگی سے پہلے ایک اخباری بیان میں مسٹر جتوئی نے کہا کہ اقوام متحدہ کی طرف سے عراق کے خلاف جو اقتصادی پابندیاں عائد کی گئی ہیں ہم دوسرے ملکوں کے ساتھ اس مسئلے پر ان کے ساتھ شامل ہیں۔

○ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کے صدر پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی روسی طیاروں کی بمباری سے معجزانہ طور پر بال بال بچ گئے۔ بمباری کے باعث مجاہدین کے سرحدی دستوں کے چار افراد موقع پر شہید ہو گئے۔

○ وزیراعظم غلام مصطفےٰ جتوئی جب مدینہ پہنچے تو ان کا پرجوش اور شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا۔ ائیرپورٹ پر ان کو خوش آمدید کہنے والوں میں گورنر مدینہ شہزادہ عبدالمجید بن عبدالعزیز سعودی عرب میں پاکستان کے سفیر محمد ولی اللہ خان سعودی حکام اور پاکستانی سفارت خانے کے سینئر ارکان شامل تھے۔

ملکی خبریں

○ کراچی شہر کے مشرقی حصے میں نسلی تشدد بھڑک اٹھا ہے جس میں ۷ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کراچی اور حیدرآباد میں گزشتہ ہفتوں سے وقفے وقفے کے بعد سے تشدد کے واقعات ہو رہے ہیں۔

○ صدر مملکت کی جانب سے سابق وزیراعظم مسز بے نظیر بھٹو کے خلاف دو ریفرنس لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس راشد عزیز خان کی سربراہی میں قائم کی گئی خصوصی عدالت میں بھی پیش کر دیئے گئے۔

○ آئی جے آئی کی سی او پی کی دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر آئندہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کے خلاف متفقہ امیدوار کھڑے کرنے کی "ون ٹو ون" کی حکمت عملی پنجاب کے سوا باقی صوبوں میں ابھی تک ناکام ہے۔ سندھ میں ایم کیو ایم کے ساتھ انتخابی اتحاد کی آئی جے آئی کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

○ ائیر مارشل ریٹائرڈ محمد اصغر خان پیپلز ڈیموکریٹک الائنس کی طرف سے لاہور کے حلقہ این اے ۹۵ سے اسلامی جمہوری اتحاد کے امیدوار میاں نواز شریف کا مقابلہ کریں گے۔ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن نے لاہور سے الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ منسوخ کر دیا ہے۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے پاکستان میں ۱۹۸۵ء سے احتساب شروع کرنے کی حمایت کی ہے وائس آف امریکہ کو دیئے گئے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا ہے کہ ایسا نہ ہوا تو یہ کارروائی جانبدارانہ معلوم ہو گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس منیر اے شیخ کی سربراہی میں قائم کی گئی خصوصی عدالت نے صدر مملکت کی جانب سے سابق وفاقی وزیر برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل جہانگیر بدر کے خلاف بدعنوانیوں کے الزام کے تحت دائر کیا گیا۔ ریفرنس ابتدائی سماعت ہی میں صدر مملکت کو واپس بھجوا دیا فاضل عدالت نے قرار دیا کہ کسی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجتماعی فیصلہ کی ذمہ داری کسی ایک شخص پر عائد نہیں کی جا سکتی۔

پتہ